تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف: اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ کتب اعلیٰحضرت

تمہیدُ الایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

از: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ و تقدیم: مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تمہیدُ الایمان مع حاشیہ ایمان کی پہچان

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم : مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش : شعبہ کتب اعلیٰ حضرت (مجلس المدینة العلمیة)

سن طباعت : ۴رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8جولائی 2008ء

نئی طباعت : ۲۴رجب المرجب ۱۴۳۱ھ، 28جون 2011ء

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ......لاھور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ......سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ......کشمیر : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- ......حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ......ملتان : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ......اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ......راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ......خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ......نواب شاہ : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ......سکھر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ......گوجرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ......پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Butt

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ

الحمدللّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری

شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیه**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

❁❁❁❁❁❁❁

فہرست

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام قارئین کرام: ہم جس خطے میں رہتے ہیں یہ خطہ صدیوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے دین یعنی اسلام کی دولت سے مالا مال ہے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے دور میں ہی مبلغین اسلام کی کوششوں سے اس خطے میں نور اسلام اس وقت چمکا جب یہ سارا خطہ کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔

اس خطے میں اسلام کی پہلی کرن اس وقت چمکی جب عرب تاجروں کی تبلیغ سے متاثر ہوکر اِس کے ساحلی علاقوں کے کچھ قبائل مسلمان ہو گئے ۔اس کے بعد مجاہد اسلام محمد بن قاسم کی آمد ہوئی اور دیبل سے ملتان شریف تک کے علاقے میں اسلام کی کرنیں نور بار ہوئیں۔ پھر اسلام کے بطل جلیل محمود غزنوی کے حملوں سے کفر وشرک کے ایوان تاراج ہوئے ۔ان کے ساتھ آنے والے علماء اور خاص طور پر صوفیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ کی کوششوں سے ہندوستان کے عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہونے لگے۔

الغرض ہندوستان میں تبلیغ دین کا سہرا اولیاء کرام اور علمائے اہلسنت رحمۃ

اللہ علیہم کے سر ہے۔ جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑ کر ہندوستان کے کفرستان کو دارالاسلام بنا دیا۔ مثال کے طور پر خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری، حضور داتا علی ہجویری، سید میاں میر قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہم وغیرھم۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہم ہمارے محسن ہیں اور انہیں کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مزارات کی طرف آج بھی ہمارے دل کھنچتے اور سینوں میں ان کی عقیدت ومحبت کے چراغ جلتے ہیں۔

پھر جب ہمارے حکمرانوں کی آپس کی ناچاقیوں کی وجہ سے انگریز نے اقتدار پر قبضہ کیا تو اس وقت یہاں صرف وہ لوگ مسلمان کہلاتے تھے جو انہیں بزرگان دین رحمہم اللہ کے فیض سے فیضیاب تھے۔ اور دلی طور پر انہی اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم سے وابستہ تھے (یعنی اہلسنت وجماعت) گویا اس وقت سوائے روافض (شیعہ) کے کہ جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی مسلمانوں کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ چنانچہ انگریز نے چاہا کہ کسی طرح اس اکثریتی جماعت اہل سنت وجماعت کی طاقت کو پارہ پارہ کردیا جائے۔ تاکہ اس کی حکومت کو دوام حاصل ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انگریز نے مسلمانوں کے مقابل ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جو اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلواتے، بلکہ پیر بن کر بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی کرتے۔ لیکن اس کیساتھ ساتھ اللہ عزوجل، اسکے حبیب ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان میں وہ گستاخیاں کرتے تھے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اسکی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ ان کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کی زبانی)۔

چنانچہ انگریز مکار کا مقصد پورا ہوا اور اس وقت سے لیکر آج تک پاک وہند کی

سرزمین باطل فرقوں کی آماجگاہ بن کررہ گئی۔ان فرقوں نے انگریز کی دی ہوئی امداد سے اپنے مدارس اور کالج بنائے جہاں یہ لوگ مسلمانوں کوفرقوں میں بانٹ کرانگریزوں کی حکومت کو مستحکم کرتے رہے، اور آج بھی یہی فرقے اپنے فرنگی آقاؤں کی مدد سے اقتدار میں شامل ہیں۔اور تقریبًا ۹۵ فیصد مسلمان آج بھی کسمپرسی کا شکار،مظلومیت کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے ہیں۔غرض مکّار انگریز نے اپنا مقصد حاصل کرلیا اور مسلمان کہلوانے والے چند نام نہاد مولویوں کو خرید کر مسلمانوں میں بدعقیدگی اور بدعملی پھیلانا شروع کردی۔

ان بدعقیدہ لوگوں کے عقائد جو خود انہوں نے اپنی کتابوں میں شائع کئے کچھ اسطرح سے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں کے عقائد کا خلاصہ

۱۔اللہ عزوجل جھوٹ بول سکتا ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ٦)

۲۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم،آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی کے آنے کا امکان ہے۔ (تحذیر الناس ص۳، ۲۴، ۱۱۳)

۳۔حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم،شیطان لعین کے علم سے کم ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایسا ہی ہے جیسا بچوں، پاگلوں، بلکہ جانوروں کو ہوتا ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸)

۵۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ ثم معاذ اللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

نوٹ:۔ اصل کتب سے ان اقوال کی نقول اسی کتاب کے آخری صفحات پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ان عقائد کا بُرا ہونا تو ہر کسی کو معلوم ہی ہے جب یہ عقائد عوام نے سنے تو علماء کرام سے ان کے بارے میں فتویٰ پوچھا۔ علمائے اہل سنت نے ان عقائد کا جواب دیا اور بدعقیدہ لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن یہ توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اپنی بدعقیدگی کو چھپانے کیلئے ان عقائد کی ایسی تشریح کرنے لگے جو عقل وشریعت کے بالکل خلاف تھی۔ کئی سال یہی حالت رہی، کتنی ہی مرتبہ ان بدعقیدہ لوگوں کو مناظرے کیلئے دعوت دی گئی۔ لیکن یہ ہمیشہ بھاگ جاتے، آخر کار مجدد ِعظیم امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اِنہیں اِن کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے، کافر قرار دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس فتوے کی تصدیق عرب وعجم کے سینکڑوں علماء نے بھی کی۔ دیکھئے حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ وغیرھا۔

اسکے جواب میں ان بدعقیدہ لوگوں نے بہت سے مکروفریب کے جال پھینکے اور شور مچایا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہمیں خواہ مخواہ کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان بدعقیدہ لوگوں کے مکروفریب کا پول کھولنے کیلئے اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے کتاب ''تمہید ایمان'' تصنیف فرمائی۔ جس میں عوام کو ان کے دھوکے سے بچنے کی تاکید فرمائی اور بدعقیدہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

جائزہ

اب آیئے اپنے عقیدے کو ان بدعقیدہ مولویوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ''تمہید ایمان'' کا جائزہ لیں۔ مجدد اعظم امام احمد رضا ﷺ نے تمہید ایمان میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ ﷻ کو گالی دے، عیب لگائے یا ان کی شان میں کمی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔

٢۔ جو کوئی ان کے کفریہ کلام کو دیکھ کر، سن کر بھی انہیں کافر نہ مانے اور بہانے بنائے۔ ان کی دوستی، استاذی، شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی کافر ہے۔

٣۔ ان گستاخوں نے جو کچھ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے اس کے گستاخانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

٤۔ جو مکر وفریب اور بہانے بازی یہ لوگ کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہانے بازی ان کے کفر کو نہیں مٹا سکتی۔

اب ہم ان چار مراحل کو علمائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں مختصراً بیان کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ١ اور ٢

١۔ علمائے احناف رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَالْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ وَلَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا وَلَوْسَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قُبِلَتْ لِاَنَّهٗ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ۔

(علامہ علاؤالدین حصکفی ''درمختار'' جلد۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ: انبیاء کرام علیھم السّلام میں سے کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دینے کے سبب سے کافر ہونے والے کو قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ کسی بھی طرح قبول نہیں کی جائے گی اور اگر اس نے اللہ عزوجل کو گالی دی ہوتی (اور توبہ کرتا تو) قبول کر لی جاتی اس لیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے (جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے) اور پہلی بات (کہ کسی نبی کو گالی دینا) حق العبد ہے (یعنی بغیر بندے کے معاف کیئے حق العبد معاف نہ ہوگا) اور جو اسکے (یعنی گالی دینے والے کے) کفر اور عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

۲۔ علمائے مالکیہ رحمتہ اللہ علیھم کا فتویٰ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم اَلْمُنْتَقِصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهٗ وَحُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ۔

علامہ عیاض بن سحنون موسیٰ اندلسی مالکی (''الشفاء'' جلد۲ ص ۱۹۰ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔

ترجمہ: سیدنا محمد بن سحنون رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ علمائے کرام رحمتہ اللہ علیھم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا، توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر اللہ عزوجل کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اسکی سزا تمام امت کے نزدیک قتل ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

۳۔ علمائے شوافع رحمۃ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَ قَدْ نَقَلَ اِبْنُ الْمَنْذِرِ اَلْاِتِّفَاقَ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ علیه السلام صَرِيْحًا وَجَبَ قَتْلُهٗ وَ نَقَلَ اَبُوْ بَكْرِ الْفَارِسِيْ اَحَدُ اَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ فِيْ كِتَابِ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بِمَا هُوَ صَرِيْحُ كُفْرٍ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ فَلَوْ تَابَ لَمْ يَسْقُطْ عَنْهُ الْقَتْلُ لِاَنَّ حَدَّ قَذْفِهِ الْقَتْلُ وَ حَدُّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ (فتح الباري ج ۱۲ ص ۲۸۱ دار نشرالکتب الإسلامیه لاهور)

ترجمہ: اور سیّدنا ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے الفاظ میں گالی دی اسے قتل کرنا واجب ہے اور شافعیہ کے ایک امام سیدنا ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاجماع'' میں نقل فرمایا کہ جس نے کھلے الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو اسکے کفر پر علماء کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو پھر بھی قتل اس پر سے ساقط نہ ہوگا (قتل کیا جائے گا) اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت کی سزا قتل ہے اور تہمت کی سزا توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۴۔ علمائے حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَ مَنْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كُفِّرَ سَوَاءٌ كَانَ مَازِحًا اَوْ جَادًّا كَذٰلِكَ مَنِ اسْتَهْزَئَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی اَوْ بِاٰيَاتِهٖ اَوْ بِرُسُلِهٖ اَوْ بِكُتُبِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ

وَ نَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيَاتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ عزوجل کو گالی دی وہ کافر ہے خواہ گالی مذاق میں دی ہو اوراسی طرح جس نے اللہ عزوجل کا مذاق اڑایا، یا اسکی آیتوں کا یا اسکے رسولوں کا علیھم السلام یا اسکی کتابوں کا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ان منافقوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس کا مذاق اڑایا ''اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انھوں نے کیا کفر بکا ہے، تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو محض مذاق کررہے تھے، تم فرماؤ کہ! اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کا مذاق اڑارہے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم یقیناً ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔'' (المغنی ج۹ص۳۳ دارالفکر بیروت)

ابن تیمیہ کی گواہی

یہاں تک تو علمائے اسلام رحمھم اللہ کے فتاویٰ آپ نے پڑھے۔اب وہابیہ کے شیخ کبیر ابن تیمیہ کی گواہی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنِ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ عليه السلام وَ الْمُنْقِصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ وَ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ الْقَتْلُ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ وَ تَحْرِيْرُ الْقَوْلِ فِيْهِ اَنَّ السَّابَّ اِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَاِنَّهٗ يُكَفَّرُ وَ يُقْتَلُ بِغَيْرِ خِلَافٍ وَ هُوَ مَذْهَبُ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَ غَيْرِهِمْ۔

ترجمہ: محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی

دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔

(ص ۴۔ الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنۃ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ خدا اور توہین رسول عزوجل وﷺ کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا عزوجل اور توہینِ رسول ﷺ کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب و توہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتائیے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ ’’شیر‘‘، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نِیَّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اس پر علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیہم کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَا کَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یُکَفَّرُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ ۔

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار جلد ۳، ص ۲۹۲، مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگرچہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ یَکُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِیْ جِھَتِہٖ ا غَیْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَہٗ وَلٰکِنَّہٗ کَلَّمَ فِیْ جِھَتِہٖ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ مِنْ لَعْنِہٖ اَوْ سَبِّہٖ اَوْ تَکْذِیْبِہٖ اَوْ اِضَافَۃِ مَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اَوْ نَفْیِ مَا یَجِبُ لَہٗ مِمَّا ھُوَ فِیْ حَقِّہٖ نَقِیْصَۃٌ مِثْلُ نَسَبِ اِلَیْہِ اِتْیَانَ کَبِیْرَۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃً فِیْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَوْ فِیْ حُکْمِ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ یَغُضُّ مِنْ مَّرْتَبَتِہٖ اَوْ شَرَفِ نَسَبِہٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِہٖ اَوْ زُھْدِہٖ اَوْ یُکَذِّبُ بِمَا اشْتَھَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِھَا تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِھَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِہٖ اَوْ یَاتِیْ بِسَفْہِٖ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِیْحٍ مِنَ الْکَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِیْ جِھَتِہٖ وَ اِنْ ظَھَرَ بِدَلِیْلِ حَالِہٖ اَنَّہٗ لَمْ

يَتَعَمَّدُ ذَمَّهُ وَ لَمْ يَقْصُد سَبَّهُ اَمَّا لِجَهَالَةٍ حَمَلَتِهِ عَلٰى مَا قَالَهُ اَوْ لِفَجْرٍ اَوْ سُكْرٍ اَضْطَرَّهُ اِلَيْهِ اَوْ قِلَّةِ مُرَاقَبَةٍ اَوْ ضَبْطِ لِسَانِهِ وَ عَجَرْفَةٍ وَ تَهَوُّرٍ فِي كَلَامِهِ فَحُكْمُ هٰذَا الْوَجْهِ حُكْمُ الْاَوَّلِ لُقَتْلُ دُوْنَ تَلَعْثُمٍ اِذْ لَا يُعْذَرُ اَحَدٌ فِي الْكُفْرِ بِالْجِهَالَةِ وَ لَا بِدَعْوٰى زَلَلِ اللِّسَانِ وَ لَا بِشَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اِذَا كَانَ عَقْلُهُ سَلِيْمًا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ۔

(الشفاء جلد۲، ص۲۰۴، ۲۰۳ مطبوعہ، عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ترجمہ:- جو شخص نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی ﷺ کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا آپکی تکذیب ہو، یا آپکی طرف کسی ایسی چیز کی نسبت کرے جو ناجائز ہو، یا اس چیز کی نفی کرے جو آپ کیلئے واجب (ضروری) ہو، یا وہ بات کہے جو آپ کے لئے نقص (عیب) ہو یا آپکی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرے، یا تبلیغ رسالت میں کچھ چھپانے کی نسبت کرے یا آپکا مرتبہ وشرف نسب یا آپکے علم کی عظمت یا آپکے زھد میں کمی بتائے یا آپکے جو اوصاف مشھورہ اور متواترہ ہیں انہیں جھٹلائے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آپکی توہین نہیں کرتا نہ اس پر اعتماد کرتا ہے، یا اس نے جہالت کی وجہ سے کہا ہو، یا رنج وغم کی بناء پر یا نشے کی وجہ سے کہا ہو، یا زبان کی تیزی کی وجہ سے منہ سے نکل گیا ہو، یا غصے میں ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اسے قتل کردیا جائے کیونکہ جہالت کا بہانہ کفر بکنے میں نہیں

مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہوسوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کردیا گیا ہو(جان سے ماردینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہما

نے اس عبارت کو درست قرار دیا اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھیے (نسیم الریاض جلد۴،ص ۳۸۷،۳۸۸، دارالفکر بیروت نیز ملا علی قاری ہروی شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض جلد۴،ص ۳۸۷،۳۸۸، دارالفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیے:-موصوف دارالعلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّيَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِہِ (اکفارالملحدین ص۷۳)

ترجمہ:-کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد ونیت اور اسکے حال وقرائن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۔اسی میں ہے وَ قَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِيْ عَرْضِ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنْ لَّمْ يَقْصُدْ كُفْرٌ (ص۸۶)

ترجمہ:-''علماء بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء(علیھم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔''

فتوٰیٔ گنگوہی

کچھ اسی طرح کا فتوٰیٔ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر رقمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال:-'' جو شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوبِ تُرک (بمعنی ترک محبوب)فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینواوتوجروا)

جواب :- '' یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگر چہ معنی حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کرر ہا ہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالی نے لفظ'' راعنا'' بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا'' انظرنا'' کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا''لَاتَقُوْ لُوْ ارَاعِنَاوَقُوْلُوْا انْظُرْنَا....''

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت میں بوجہ اذیت وگستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا۔

یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ا لَا تَرْفَعُوْا اَصْواتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ (الحجرات، ۲/۲۶)

ترجمہ:۔''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت کرو اور ان سے ایسے چیخ کے بات مت کرو جیسے تم آپس میں کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔''

کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے حبط (یعنی برباد) اعمال تمہارے ہو جاویں گے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی اور ایسا ہی حدیث میں ''تکنّی بکنیۃ ابی القاسم (ابی قاسم، کنیت رکھنا)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ میں منع ہوگئی تھی بوجہ اذیتِ ذات سرور عالم کے، کوئی کسی دوسرے شخص کو پکارے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ کر کہ کوئی مجھ کو (بلانے کا) ارادہ کرتا ہے التفات (توجہ) فرمائیں گے (''ابوالقاسم'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے)۔ حالانکہ نادی (پکارنے والا) ہرگز نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رکھتا..........................

الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیتِ ظاہرہ ہے، پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ ان کلماتِ کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے ،اور مقدور ہو (قدرت ہو) اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیے''

گنگوہی صاحب کا فتویٰ ختم ہوا۔ اس فتوے سے پتہ چلا کہ کسی کلام میں اگر گستاخی کا ہلکا سا وہم بھی ہو تب بھی وہ کفر ہوگا۔ لیکن یہ عجب تماشہ ہے کہ جب خود گنگوہی صاحب نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو چاہیئے تو یہ تھا کہ فوراً توبہ کر لیتے مگر افسوس! کہ توبہ تو نہیں کی البتہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ میرا کلام گستاخی نہیں۔ حالانکہ انکے کلام میں گستاخی کا وہم نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخی موجود ہے جیسا

کہ آئندہ ہم ثابت کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس میں اللہ عزوجل یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہو، کافر کہا جائے گا اور اسکی نیت وارادہ نہ دیکھا جائے گا۔

مرحلہ۳

اِن گستاخوں کی عبارتیں گستاخانہ ہیں

اب آیئے ان خبیث، ناپاک وملعون عبارتوں کی طرف جنکی وجہ سے عرب و عجم کے سینکڑوں علماء رحمتہ اللہ علیہم نے ان کے کہنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اگر آپ ایمان کی آنکھوں سے دیکھیں گے تو آپ کو ان کی عبارتوں کے گستاخانہ ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

ہمیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب تعالیٰ نے تمام قرآن کا علم سکھادیا، اور قرآن پاک میں ہر چھوٹی بڑی، چھپی وظاہر شے کا علم ہے اب ذرا بتایئے کہ کیا کسی ایسی مخلوق، جس پر قرآن نازل نہیں ہوا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر ہوسکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

تو اب جو شخص کسی ''دوسرے'' کو حضور ﷺ سے زیادہ علم والا بتائے اس کے بارے میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ فَقَدْ عَابَهٗ فَحُکْمُهٗ حُکْمُ السَّابِ (نسیم الریاض)

ترجمہ:۔ جس نے کہا ''فلاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے'' تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور اسکی وہی سزا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکنے